Global Journal of Management, Social Sciences and Humanities 402
Vol 4 (4) Oct-Dec, 2018 pp.402-423.
ISSN 2520-7113 (Print), ISSN 2520-7121 (Online)
www.gjmsweb.com. Email:editor@gjmsweb.com
Impact Factor value = 4.739 (SJIF).
DOI: https://orcid.org/0000-0001-5767-6229

SPECIFIC STUDY OF "BIYANUL QURAN" REGARDING CHARACTER BUILDING IN THE LIGHT OF SURAH AL-MUMINOON AND SURAH AL-MA'RIJ

تعمیر سیرت
(سورۃالمومنون اور سورۃالمعارج کی روشنی میں بیان القرآن کا خصوصی مطالعہ)

مصباح نورین[1] , پروفیسرڈاکٹر عبدالغفور اعوان[2]

ABSTRACT: *The objective of this research paper is to analyze the importance of character building in the light of principles stated in Surah-al-Muminoon and Surah-al-Ma'rij. Islam has given importance to character building because it is core need for development of a civilized society. Dr. Asrar Ahmad (a renown Muslim scholar) has described the principles of character building in his exegesis "Bayanul-Quran" in a comprehensive way. He emphasized that by following principles such as Trust, contract, prayers, Zakat, fulfilling promise, avoiding vulgar speech and controlling libido makes human's character pure and sound.*

Key words: *Character building, Trust, Contract, Civic society, Prayers.*

Type of paper: ***Original Research Article***
Paper received: 11.07.2018
Paper accepted: 21.08.2018
Online published: 01.10.2018

1.Research Scholar, M. Phil Islamic Studies, Department of Islamic Studies, Institute of Southern Punjab, Multan-Pakistan. haroon.zulfiqar786@gmail.com Cell # +923042824186.

2.Dean, Faculty of Management, Social Sciences and Humanities, Institute of Southern Punjab, Multan-Pakistan. ghafoor70@yahoo.com. Cell # +923136015051.

ڈاکٹر اسرار احمد رحمۃ اللہ علیہ کا تعارف:

برصغیر پاک و ہند میں تفسیری کام میں نمایاں خدمات انجام دینے والوں میں ایک نام ڈاکٹر اسرار احمدؒ کا بھی ہے۔ڈاکٹر اسرار احمدؒ ۲۶ اپریل ۱۹۳۲ء کو مشرقی پنجاب کے ضلع ہریانہ کے ایک قصبہ حصار میں پیدا ہوئے۔(۱)

آپ کا نام اسرار احمد رکھا گیا، یہ نام ان کے والدین کو اس قدر عزیز تھا کہ ان کے دو بچے جو اسی نام کے حامل تھے پہلے وفات پاگئے تھے لیکن والدین نے اپنے تیسرے بیٹے کا نام بھی اسرار احمد ہی رکھا۔ڈاکٹر اسرار احمد کے آبائو اجداد کا تعلق یوپی کے ضلع مظفر نگر سے تھا ۔ڈاکٹر صاحب کے پڑدادا حافظ نور اللہ تھے جو کہ یوپی کے قصبہ حسین پور کے مکین تھے۔ دنیوی طور پر بڑے خوشحال تھے۔(۲)

ڈاکٹر اسرار احمدؒکے والد کا نام محترم مختار احمد تھا،ان کی ولادت ۱۹۰۱ء یا ۱۹۰۳ء میں ضلع حصار میں ہوئی ۔انہوں نے 1916ء میں دسویں جماعت کا امتحان پاس کیا اور ڈپٹی کمشنر کے دفتر میں ریڈر کی ملازمت اختیار کی۔1947ء میں پاکستان ہجرت کر کے آگئے اور لاہور میں تعینات ہوئے۔(۳)

ڈاکٹراسرار احمدؒ کی والد ہ محترمہ فرودوسی بیگم تھیں، نہایت دیندار خاتون تھیں۔ مطالعہ قرآنی سے خاص شغف رکھتی تھیں۔ انہوں نے جماعت اسلامی حلقہ خواتین کی مقامی ناظمہ کی حیثیت سے اپنے دینی فرائض سرانجام دئیے۔ ان کا انتقال 1992ء میں ہوا۔(۴)

ڈاکٹراسرار احمدؒ نے اپنا بچپن ضلع حصار میں بسر کیا، یہ اس وقت پنجاب کا پسماندہ علاقہ تھا ،اس میں دریائے گھگھر بہتا تھا جس سے علاقے کی زمین سیراب ہوتی تھی لیکن یہ خشک ہو گیا تو پورا ضلع خشک سالی کی نظر ہو گیا۔ تعلیمی لحاظ سے بھی پسماندگی تھی، صرف ایک کالج تھا، ہائی اسکول تقریباً آٹھ کے قریب تھے۔(۵)

ڈاکٹر اسرار احمدؒ نے اپنی تعلیم کا آغاز قرآن حکیم سے کیا۔ آپ کی والدہ محترمہ فردوسی بیگم نے آپ کو قرآن پاک پڑھایا۔ اس کے بعد آپ کو دنیاوی تعلیم کے حصو ل کی خاطر گورنمنٹ ہائی اسکول میں داخل کرادیا گیا جو حصار میں واقع تھا۔(۶)

ڈاکٹر اسرار احمدؒ کو متاثر کرنے والی شخصیت:

ابتدائی طور پر ڈاکٹراسرار احمد کو جن افراد کے کلام اور شخصیت نے متاثر کیا اور ان میں علامہ اقبال سر فہرست ہیں۔ ڈاکٹر اسرار احمدؒ بچپن ہی سے انتہائی حساس مزاج کے حامل

تھے ۔ چنانچہ 1938ء میں جب انہیں علامہ ا قبال کے وصال کی خبر ملی تو انہوں نے سے ایک ذاتی صدمے اور قومی نقصان کے طور پر محسوس کیا حالانکہ اس وقت ان کی عمر صرف چھ برس تھی۔(۷)

علامہ اقبال کی کتب کے مطالعہ کا ابتداء ہی سے آپ کو شوق تھا، جس کا اظہار انہوں نے کئی مرتبہ کیا۔چنانچہ ڈاکٹر صاحب اپنے بارے مینلکھتے ہیں:

’’میں پانچویں جماعت میں پڑھتا تھا جب میرے بڑے بھائی صاحب نے مجھے بانگ درا لاکر دی جسے میں گھنٹوں کچھ سمجھے اورکچھ بغیر سمجھے ترنم کے ساتھ پڑھتا رہتا تھا۔ بانگ درا کی نظموں میں سے مجھے سب سے زیادہ پسند وہ تھیں جن میں ملت اسلامی کے مستقبل کے بارے میں ایک امید ا فزا نقشہ کھینچا گیا تھا اور اسلام کی نشاۃ ثانیہ اور امت مرحومہ کی تجدید کی خوشخبری دی گئی تھی‘‘(۸)

اسی لئے ڈاکٹر صاحب کے مطالعہ کرنے کے شوق نے ان کے نیم شعوری والے دور میں آپ کے ذہن پر اولین چھاپ جو ڈالی وہ علامہ اقبال کی ملی شاعری تھی۔

ڈاکٹر صاحب آٹھویں جماعت میں حفیظ جالندھری کے کلام شاہنامہ اسلام پڑھنے کا تذکرہ بھی فرماتے ہیں، جس سے ان کے جذبہ ملی مینمزید اضافہ ہوا۔ لکھتے ہیں:

’’جن دنوں میں آٹھویں جماعت میں پڑھتا تھا میری ایک پوری رات ’’شاہنامہ‘‘ کی دوسری جلد کو اس کے مخصوص ترنم میں پڑھ کر والدہ صاحبہ کو سنانے میں بسر ہوئی۔ اس طرح کہ ادھر جلد ختم ہوئی اور ادھر صبح بیدار ہوئی‘‘(۹)

جماعت اسلامی کے لٹریچر اور مولانا ابوالکلام آزاد کی کتب کا مطالعہ:

اپنے میٹرک کے دور کے اندر ہی ڈاکٹر صاحب نے جماعت اسلامی کے دعوتی لٹریچر اور مولانا ابوالکلام آزاد کی کتب ورسائل کا مطالعہ کیا ۔14اگست 1947ء میں پاکستان بننے کے بعد حصار میں مسلمانوں کے محلوں پر ہندوئوں کے منظم حملے شروع ہو گئے ۔دسمبر کا پورار مہینہ ڈاکٹر صاحب نے محصوری کے عالم میں بسر کیا۔ لیکن اس حالت میں بھی اپنا مطالعہ جاری رکھا۔ آپ نے حفاظتی کیمپوں میں جماعت اسلامی کے رسالہ ماہنامہ ’’ترجمان القرآن‘‘ میں شائع ہونے والے ’’تفہیم القرآن‘‘ کے حواشی کا مطالعہ کیا۔

اس سلسلہ میں ڈاکٹر صاحب لکھتے ہیں:

’’میں تفہیم القرآن سے پہلی بار متعارف ہوا۔ مجھے خوب اچھی طرح یاد ہے کہ اس زمانے میں

،میں اور میرے بڑے بھائی ہم دونوں محلے کی ایک مسجد میں ماہنامہ ترجمان القرآن کے تازہ پرچوں سے تفسیر سورۃ یوسف پڑھا کرتے تھے۔ اور مجھے اس اعتراف میں کوئی باک نہیں کہ میرے دل میں قرآن مجید کو سمجھ کر پڑھنے کی رغبت اولاً اسی کے ذریعے پیدا ہوئی۔ بلکہ قرآن حکیم سے میرا اولین تعارف اسی وساطت سے ہوا''(۱۰)

قیام پاکستان کے بعد ڈاکٹر صاحب نے اپنے خاندان کے ہمراہ پیدل ایک قافلے کے ساتھ پاکستان کی طرف ہجرت کی ۔ اس سفر کی تمام صعوبتیں برداشت کیں ۔پاکستان پہنچ کر ڈاکٹر صاحب اور ان کا خاندان ساہیوال منتقل ہو گیا۔(۱۱)

عصری تعلیم کے دوران جماعت اسلامی سے وابستگی:

ایف ایس سی کی تعلیم کے دوران ہی آپ جماعت اسلامی کے حلقہ ہمدردان میں شامل ہو گئے ۔آپ نے جماعت اسلامی کے لٹریچر کا تفصیلی مطالعہ کیا جس کے نتیجے میں دین کی انقلابی فکر آپ کے قلب و ذہن میں رچ بس گئی اور غلبہ و اقامت دین کی جد و جہد ترجیح اول بن گئی ۔اسی دوران جماعت اسلامی کی نفاذ دستور اسلامی مہم میں بھرپور حصہ لیا۔ اس مہم کا نتیجہ یہ نکلا کہ مارچ 1949ء میں قرارداد مقاصد دستور پاکستان میں شامل کردی گئی۔ اس کے ذریعے اصولی اعتبارسے طے کیا گیا کہ پاکستان میں کوئی قانون سازی قرآن و سنت کے منافی نہ ہوگی۔(۱۲)

ڈاکٹر صاحب 1950ء میں کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج لاہور میں داخل ہو گئے اور آپ نے 1954ء میں MBBSکرلیا اور باقاعدہ اسلامی جمعیت طلبہ میںشمولیت اختیار کرلی۔ جمیعت کے پلیٹ فارم نے آپ کی تحریری، تقریری اور تدریسی صلاحیتوں کو خوب نکھرنے کا موقع فراہم کیا۔ جمیعت میں رہتے ہوئے آپ نے دعوتی مضامین تحریر کئے ۔جمیعت کے ترجمان کے طورپر ایک رسالہ ''عزم'' کے نام سے جاری کیا۔ دورس قرآن دینے کی وجہ سے آپ ایک نمایاں مدرس قرآن کے طور پر مشہور ہو گئے۔ جمیعت میںفعال سرگرمیوں کی وجہ سے پہلے ناظم لاہور ،پھر ناظم پنجاب اور آخر کار ناظم اعلی پاکستان کے منصب تک پہنچے۔(۱۳)

MBBSکی پروفیشنل تعلیم کے علاوہ اسلام سے محبت اور علوم دینی سے شغف کی بدولت 1965ء میں کراچی یورنیورسٹی سے ایم۔ اے اسلامیات کیا اور جامعہ کراچی میں اول پوزیشن حاصل کی۔(۱۴)

1954ء میں جب ڈاکٹر صاحب نے MBBSکر لیا تو انہوں نے جماعت اسلامی کی رکنیت کی درخواست دی۔وہ نہیں چاہتے تھے کہ ان کی زندگی کا ایک دن بھی جماعت کے بغیر بسر ہو ۔ نومبر 1954ء مینان کی درخواست منظور ہوئی اور اس طرح آپ باقاعدہ جماعت اسلامی کے رکن بن گئے۔(۱۵)

تنظیم اسلامی کا قیام:

مارچ 1975ء کو مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور میں تنظیم اسلامی کا تاسیسی اجلاس ہوا ۔اس میں ایک سو تین افراد نے شرکت کی ۔اس اجلاس میں 1967ء کی قرارداد کی یاد دہانی بھی ہوئی اور اس کے ساتھ تنظیم کے نام، شرائط، شمولیت، ہیئت تنظیم اور قواعد و ضوابط کا مرحلہ طے پایا۔(۱۶)

چنانچہ مارچ 1975ء میں تنظیم اسلامی کا باقاعدہ طور پر قیام عمل مینآیا۔اڑھائی سالہ عبوری دور کے بعد 11اگست 1977ء بالاتفاق رائے یہ طے پایا کہ تنظیم اسلامی کے داعی عمومی ڈاکٹر اسرار احمدؒ آج کے بعد سے امیر تنظیم ا سلامی ہوں گے اور تنظیم میں داخلہ ان کے ساتھ اطاعت فی المعروف کے بیعت کا شخصی رابطہ استوار کرنے سے ہوگا۔

ڈاکٹر اسرار احمدؒ کی دعوتی سرگرمیاں:

ڈاکٹر اسرار احمد کے دعوتی دور کا آغاز اٹھارہ برس کی عمر میں 1950ء ہی سے ہو گیا تھا۔ تاہم آپ کی اپنی سعی سے دعوت دین اور خدمت قرآن کا سلسلہ 1965ء سے شروع ہوا۔ آپ کی دعوت کے دو ادوار ہیں:

پہلا دور 1965ء سے 1972ء تک انفرادی مساعی کا دور ہے جس کے دوران آپ دعوت دین دورس قرآن کی شکل میں عوام تک پہنچاتے رہے۔ اس سلسلے کے قابل ذکر کام درج ذیل تھے:

۱۔ لاہور میں حلقہ ہائے مطالعہ قرآن میں دروس کا انعقاد ۔

۲۔ مطالعہ قرآن حکیم کی سورتونکے منتخب نصاب کو کتابی صورت میں پہلی بار یکجا کیا۔

۳۔ 1966ء میں اشاعتی ادارے کا قیام۔

۴۔ 1966ء میں ماہنامہ میثاق کا اجراء۔(۱۷)

دوسرا دور 1972ء سے شروع ہوا اور تاحیات جاری رہا۔ اس دور کے دعوتی امور اس

طرح سے ہیں:

۱۔ قرآنی علوم کی اشاعت کے سلسلے میں ڈاکٹر صاحب نے 1972ء میں انجمن خدام القرآن قائم کی۔

۲۔ غلبہ اقامت دین کی سعی کی خاطر 1975ء میں تنظیم اسلامی قائم کی۔

۳۔ 1976ء میں قرآن اکیڈمی بنائی تاکہ اعلی تعلیم یافتہ نوجوان قرآن پر تحقیق اور نشر و اشاعت کا بیڑا اٹھائیں۔(۱۸)

۴۔ پہلا بیرون ملک تبلیغی دورہ 1979ء میں امریکہ کا کیا۔(۱۹)

۵۔ 1981ء میں جنرل ضیاء الحق کی مجلس شوریٰ میں شمولیت اختیار کی لیکن دو ماہ بعد ہی استعفیٰ دے دیا۔(۲۰)

۶۔ 1982ء میں قرآن اکیڈمی فیلو شب اسکیم کا آغاز کیا ۔

۷۔ 1984ء میں دو سالہ تدریسی اسکیم کا آغاز کیا۔

۸۔ 1987ء میں قرآن کالج کا قیام عمل میں آیا۔(۴۳)

۹۔ 1987ء میں ہی شریعت بل کی منظوری کے لئے تمام دینی جماعتیں متحد ہو گئیں تو ڈاکٹر صاحب نے انتہائی فعال حصہ لیا۔

۱۰۔ 1991ء میں نظام خلافت علی منہاج النبوۃ قائم کرنے کے لئے تحریک خلافت پاکستان کا آغاز کیا۔

۱۱۔ 1997ء میں پاکستان میں اسلامی قوانین کے نفاذ کے لئے بھرپورمہم چلائی اور لاکھوں کی تعداد میں مجوزہ ترامیم کا خاکہ حکومت کو بذریعہ ڈاک بھیجا۔

۱۲۔ 1998ء میں آپ کے دورہ ترجمہ قرآن کی ریکارڈنگ Q.TVاور کئی دوسرے چینلز کے ذریعے نشر ہوئی اور 126ممالک میں لاکھوں مسلمانوں اور غیر مسلموں تک قرآن کا پیغام پہنچایا۔آپ کی دعوت کا یہ سلسلہ مختلف انداز میں آپ کی وفات تک جاری رہا۔

۱۳۔ 2002ء میں تنظیم اسلامی کی امارت سے سبکدوش ہونے کے بعد اپنی ساری توجہ علمی ،فکری اور تبلیغی امور کی طرف مرکوز کر دی۔

۱۴۔ 2004ء میں ڈاکٹر اسرار احمد نے معروف اسکالر ڈاکٹر عبدالکریم ذاکر نائیک کی دعوت پر انڈیا کا دورہ کیا۔

۱۵۔ 2009ء میں جنوبی افریقہ کا دور ہ کیا اور کئی ایک مقامات پر خطاب کیا۔(۲۲)

ڈاکٹر اسرار احمدؒ کی نجی زندگی:

ڈاکٹر صاحب کی اہلیہ ایک دیندار خاتون ہیں اور انہوں نے ڈاکٹر صاحب کا دین کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر ساتھ دیا اور اس راستے میں آنے والی تمام مشکلات کا بڑے حوصلے سے سامنا کیا۔ جب تنظیم اسلامی قائم کی گئی تو وہ اس کی حلقہ خواتین کی ناظمہ مقرر ہوئیں۔ ڈاکٹر صاحب کے چار بیٹے اور پانچ بیٹیاں ہیں۔آپ نے اپنی اولاد کی تربیت اس نہج پر کی کہ آج ساری اولاد دعوت و تبلیغ کے کاموں میں مصروف عمل ہے۔(۲۳)

وفات

ڈاکٹر اسرار احمدؒ صاحب کا انتقال 13اور 14اپریل 2010ء کی درمیانی شب میں ہوا۔ ڈاکٹر صاحب کی نماز جنازہ 14اپریل 2010ء بروز بدھ بعد نماز عصر سنٹرل پارک ماڈل ٹائون لاہور میں آپ کے بیٹے امیر تنظیم اسلامی حافظ عاکف سعید نے پڑھائی۔ اذان مغرب سے ذرا پہلے قرآن اکیڈمی کے قریب قبرستان میں دفن کر دیا گیا۔(۲۴)

تفسیر بیان القرآن کا تعارف:

ڈاکٹر اسرار احمدؒ نے ساری زندگی قرآن مجید کے مطالب و مفاہیم کو بیان کرتے ہوئے گزاری، تفسیر قرآن میں ان کی خدمات ان کے سرمایہ زندگی کی ایک اہم متاع کی حیثیت رکھتی ہیں۔ اس سلسلہ میں ان کا سب سے اہم کام تفسیر بیان القرآن کی تصنیف و تالیف ہے۔ یہ تفسیر درحقیقت ان کے دورہ ترجمہ قرآن اور تشریح کا مجموعہ ہے جو انہوں نے ۱۹۸۴ء میں نماز تراویح میں دینا شروع کیا۔ یہ ایک عرصہ تک صوتیات کی صورت میں دستیاب رہا ، اور رفتہ رفتہ اس کو تحریر کی صورت میں بھی ڈھال لیا گیا۔

بعد میں اس سلسلے کو وسعت دیتے ہوئے دورہ ترجمہ قرآن کے پروگرامز کی ریکارڈنگ کی گئی،جسے آڈیو اور ویڈیو کیسٹس اور سی ڈیز اور ڈی وی ڈیز کی صورت میں تمام دنیا میں متعارف کروایا گیا۔ڈاکٹر اسرار احمدؒ کی دینی خدمت کو عام کرنے اور عوام الناس تک اس کی رسائی کو سہل اور آسان کرنے کے پیش نظر مدیر شعبہ مطبوعات ، قرآن اکیڈمی لاہور جناب حافظ خالد محمود خضر نے انجمن خدام القرآن صوبہ سرحد جناب ڈاکٹر اقبال صافی کے خصوصی اصرار پر اس تفسیر کو کتابی شکل میں شائع کرنے کا عزم کیا، اور اس کام کو پایہ تکمیل تک پہنچایا، اس تفسیر کا نام بیان القرآن رکھا گیایہ تفسیر کل سات حصوں پر مشتمل ہے:

جلد اول: یہ حصہ ۳۴۲ صفحات پر مشتمل ہے ۔ اس میں مختصر مقدمہ کے بعد تفسیر قرآنی سے قبل مختلف موضوعات پر قرآن کریم کا تعارف پیش کیا گیا ہے۔ جو ۸۴ صفحات پر مشتمل ہے ۔ ڈاکٹر صاحب نے اس تعارف قرآن کو آٹھ ابواب میں ذکر کیا ہے۔

جلد دوم:یہ جلد ۳۱۶ صفحات پر مشمل ہے۔ جس میں سورہ آل عمران، سورۃ النساء، سورۃ المائدہ کے مضامین کی تشریحات کو بیان کیا گیا ہے۔

جلد سوم:جلد سوم میں سورۃ الانعام ، سورۃ الاعراف، سورۃ الانفال، سورہ توبہ کے مضامین پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ یہ جلد ۳۲۰ صفحات پر مبنی ہے۔

جلد چہارم:یہ جلد ۳۷۲ صفحات پر مشمل ہے۔ جس مینسورہ یونس، سورہ ہود، سورہ یوسف،سورۃ الرعد، سورہ ابراہیم، سورۃ الحجر، سورۃ النحل، سورہ بنی اسرائیل اور سورۃ الکہف کے مضامین کی تفسیر وتشریح بیان کی گئی ہے۔

جلد پنجم: ۴۸۰ صفحات پر مشتمل اس جلد میں ۱۷سورتوں کی تشریح و توضیح بیان کی گئی ہے۔جوسورہ مریم سے لے کر سورۃ السجدۃ پر مشتمل ہے۔

جلد ششم:یہ جلد ۴۸۴ صفحات پر محیط ہے۔ اس میں بھی کل سترہ سورتوں کی تفسیر و تشریح بیان کی گئی ہے۔ یہ جلد سورۃ الاحزاب سے لے کر سورۃ الحجرات تک کے مضامین کی تفسیر کا احاطہ کرتی ہے۔

جلد ہفتم:یہ جلد ۵۵۹ صفحات پر مبنی ہے۔ جس مینسورہ ق سے ختم قرآن کریم تک تمام سورتوں کی تفسیر بیان کی گئی ہے۔ نیز آخر ی چار صفحات میں دعائے ختم قرآن کریم کا ذکر کیا گیا ہے۔

ڈاکٹر اسرار احمدؒ کی ''تفسیر بیان القرآن''پہلی جلد نومبر ۲۰۰۸ء میں شائع ہوئی ، جبکہ جلد ہفتم جون ۲۰۱۵ء میں اشاعت کے مراحل طے کرتے ہوئے منظر عام پر آئی۔ اس طرح تقریباً چھ سال کی مسلسل اور بے لوث محنت کے بعد یہ دورہ ترجمہ قرآن کریم کتاب صورت میں تفسیر بیان القرآن کے عنوان سے پایہ تکمیل پر پہنچا۔

بیان القرآن کا منہج و اسلوب:

ڈاکٹر اسرار احمد کی تمام تصانیف علمی و تحقیقی معیار کی حامل ہیں، ان میں بیان القرآن کو خاص اہمیت حاصل ہے۔ اس کا انداز نہایت سہل ، سادہ اور آسان ہے۔ اس میں رواں اردو ترجمہ کے ساتھ زبیان کی روانی کا خاص خیال رکھا گیا ہے۔ اس تفسیر کی ایک خاصیت یہ

ہے کہ یہ علمی ہونے کے ساتھ ساتھ داعیانہ انداز کی حامل ہے۔ موجودہ تفاسیر میں اردو زبان کی تفاسیر میں ایک مختصر اور جامع تفسیر کی حیثیت رکھتی ہے۔جس کے ذریعے اہل علم اور بالخصوص تعلیم یافتہ طبقہ بہتر طورپر استفادہ کرسکتے ہیں۔

سورۃ المومنون اور سورۃ المعارج میں تعمیر سیرت کی اساسات:

قرآن مجید کی سورۃ المومنون کا آغاز اللہ تبارک و تعالیٰ نے مومنین کی فلاح کے عنوان سے کیا ہے۔ اور اس ضمن میں مومنین کے وہ اوصاف بیان فرمائے ہینجس کی بناء پر فلاح ان کا مقدر ٹھہری۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

{قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ هُمْ فِي صَلَاتِهِمْ خَاشِعُونَ وَالَّذِينَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُونَ وَالَّذِينَ هُمْ لِلزَّكَاةِ فَاعِلُونَ وَالَّذِينَ هُمْ لِفُرُوجِهِمْ حَافِظُونَ إِلَّا عَلَى أَزْوَاجِهِمْ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ فَإِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُومِينَ فَمَنِ ابْتَغَى وَرَاءَ ذَلِكَ فَأُولَئِكَ هُمُ الْعَادُونَ وَالَّذِينَ هُمْ لِأَمَانَاتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رَاعُونَ وَالَّذِينَ هُمْ عَلَى صَلَوَاتِهِمْ يُحَافِظُونَ أُولَئِكَ هُمُ الْوَارِثُونَ الَّذِينَ يَرِثُونَ الْفِرْدَوْسَ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ }(۲۵)

''تحقیق فلاح پا گئے ایمان والے جو اپنی نماز میں جھکنے والے ہیں اور جو فضول بات پر دھیان نہیں کرتے اور جو زکوٰۃادا کرتے ہیں اور جو اپنے نفس پر قابو رکھتے ہیں مگر اپنی عورتوں پر یا اپنے ہاتھ کے مال باندیوں پر، سو ان پر کچھ الزام نہیں، پھر جو کوئی ڈھونڈے اس کے سوا سو وہی ہیں حد سے بڑھنے والے اور جو اپنی امانتوں سے اپنے اقرار سے خبر دار ہیں اور جو اپنی نمازوں کی خبر رکھتے ہیں وہی ہیں میراث لینے والے جو میراث پائیں گے باغ ٹھنڈی چھاؤں کی، وہ اسی میں ہمیشہ رہیں گے ۔''

بعینہٖ کچھ اسی قسم کا مضمون سورۃ المعارج میں بھی وارد ہوا ہے، جس میں مومنین کی تقریباً انہی صفات کو بیان کیا گیا ہے۔ مندرجہ بالا آیات میں بیان کردہ اوصاف درحقیقت مومنین کی سیرت کی تعمیر کے لئے اساسات کی حیثیت رکھتے ہیں۔

سورۃ المومنون میں بیان کردہ مومنین کاملین کے اوصاف:

سورۃ المومنون اور سورۃ المعارج کی روشنی مینفلاح یافتہ مومنین کے جو اوصاف بتائے گئے ہیں ان میں بنیادی اور خصوصیت کے حامل اوصاف میں نماز، لغو باتوں سے احتراز،زکوۃ، جنسی جذبہ پر قابو رکھنا،امانت کی پاسداری ، ایفائے عہد اور اپنی شہادتوں پر قائم رہنا ، شامل ہیں۔

چنانچہ آیات بالا مینذکر کر دہ مومنین کے اوصاف پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ

پہلے تین اوصاف کا تعلق انسان کی اپنی ذات سے ہے، چوتھا وصف وہ ہے جس پر انسانی تمدن کی صحت کا دارومدار ہے ۔ اس لیے انسانی تہذیب وتمدن میں خاندان کے ادارے کو جڑ اور بنیاد کی حیثیت حاصل ہے ۔ آخری تین اوصاف کا تعلق انسان کی اجتمائی زندگی کی اس سطح سے ہے جسے ہم ملی اور سیاسی زندگی کہتے ہیں یعنی حکومتی نظام ۔ آخر میں ان لوگوں کو جو اپنے اندر یہ اوصاف مستقل طور پر پیدا کر لیں اور ان اساسات پر اپنی سیرت و کردار کی تعمیر کر لیں بشارت دی گئی ہے کہ یہی لوگ جنت الفردوس کے وارث ہونگے جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے ۔

نماز کے ذریعے تعمیر سیرت:

نماز ایمان کے بعد اسلام کا اہم ترین رُکن ہے۔ قرآن کریم اور احادیث شریفہ میں نماز کی اہمیت وفضیلت کو کثرت سے ذکر کیا گیا ہے۔ جن میں نماز کو قائم کرنے پر بڑے بڑے وعدے اور نماز کو ضائع کرنے پر سخت وعیدیں وارد ہوئی ہیں۔ قرآن وحدیث میں اس اہم اور بنیادی فریضہ کو کثرت سے بیان کیا گیا ہے۔ صرف قرآنِ پاک میں تقریباً سات سو مرتبہ، کہیں اشارۃً اور کہیں صراحۃً مختلف عنوانات سے نماز کا ذکر ملتا ہے۔ صرف نماز ہی دین اسلام کا ایک ایسا عظیم رُکن ہے جسکی فرضیت کا اعلان زمین پر نہیں بلکہ ساتوں آسمانوں کے اوپر بلند واعلیٰ مقام پر معراج کی رات ہوا۔ نیز اس کا حکم حضرت جبرائیل علیہ السلام کے ذریعہ نبی اکرم ا تک نہیں پہنچا، بلکہ اللہ تعالیٰ نے فرضیتِ نماز کا تحفہ بذاتِ خود اپنے حبیب کو عطا فرمایا۔امت محمدیہ پر ابتدائی طور پر دن و رات میں پچاس نمازیں فرض کی گئی تھیں، مگر بعد میں حکمت خداوندی کے تحت ان کی مجموعی تعداد بچاس سے کم کر کر کے پانچ کر دی گئی البتہ ثواب پچاس نمازوں کے برابر ہی رکھا گیا، گویا ایک نماز کا ثواب دس نمازوں کے برابر قرار دیا گیا۔(۲۶)

نماز میں اللہ تعالیٰ نے یہ خاصیت وتاثیر رکھی ہے کہ وہ نمازی کو گناہوں اور برائیوں سے روک دیتی ہے مگر ضروری ہے کہ اس پرپابندی سے عمل کیا جائے اور نماز کو اُن شرائط وآداب کے ساتھ پڑھا جائے جو نماز کی قبولیت کے لئے ضروری ہیں۔ آیت بالا کے مفہوم کی وضاحت ایک حدیث سے بھی ہوتی ہے، جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((عَنْ أَبِی ہُرَیْرَۃَ، قَالَ:جَاءَ رَجُلٌ إِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ:إِنَّ فُلَانًا یُصَلِّی بِاللَّیْلِ، فَإِذَا

أَصْبَحَ سَرَقَ قَالَ:إِنَّہُ سَيَنْہَاهُ مَا تَقُولُ))(٢٧)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں آیا اور کہا کہ فلاں شخص راتوں کو نماز پڑھتا ہے مگر دن میں چوری کرتا ہے تو نبی اکرم نے فرمایا کہ اس کی نماز عنقریب اُس کو اِس برے کام سے روک دے گی۔

نماز کی اہمیت کے بارے میں ایک دوسرے مقام پر اللہ تبارک و تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

{يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا اسْتَعِيْنُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلَاةِ، اِنَّ اللهَ مَعَ الصَّابِرِيْن}(٢٨)

'' اے ایمان والو! صبر اور نماز کے ذریعہ مدد چاہو، بیشک اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔''

یعنی جب بھی کوئی پریشانی یا مصیبت سامنے آئے تو مسلمان کو چاہئے کہ وہ اُس پر صبر کرے اور نماز کا خاص اہتمام کرکے اللہ تعالیٰ سے تعلق قائم کرے۔حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی ہر پریشانی کے وقت نماز کی طرف متوجہ ہوتے تھے۔ اس بات کی تائید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث سے بھی ہوتی ہے ، جس میں ارشاد فرمایا:

((عَنْ حُذَيْفَۃَ، قَالَ:كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا حَزَبَہُ أَمْرٌ، صَلَّى))(٢٩)

''حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جب بھی کوئی اہم معاملہ پیش آتا، آپ فوراً نماز کا اہتمام فرماتے۔ ''

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پانچ فرض نماز وں کے علاوہ نماز تہجد، نماز اشراق، نماز چاشت، تحیۃ الوضوء اور تحیۃ المسجد کا بھی اہتمام فرماتے۔ اور پھر خاص خاص مواقع پر اپنے رب کے حضور توبہ واستغفار کے لئے نماز ہی کو ذریعہ بناتے۔ سورج گرہن یا چاند گرہن ہوتا تو مسجد تشریف لے جاتے۔ زلزلہ، آندھی یا طوفان حتی کہ تیز ہوا بھی چلتی تو مسجد تشریف لے جاکر نماز میں مشغول ہوجاتے۔ فاقہ کی نوبت آتی یا کوئی دوسری پریشانی یا تکلیف پہنچتی تو مسجد تشریف لے جاتے۔ سفر سے واپسی ہوتی تو پہلے مسجد تشریف لے جاکر نماز ادا کرتے۔

تعمیر سیرت میں صلوٰۃ کی اہمیت:

اسلام اور قرآن حکیم انسان کے سامنے جو اعلیٰ نصب العین پیش کرتے ہیں، اس کے حصول کے لیے جو جدوجہد درکار ہے اس کے لیے پہلے پختہ انسانی شخصیتیں ایک ناگزیر

ضرورت کی حیثیت رکھتی ہیں۔ اور ان پختہ شخصیتوں کو بروئے کار لانے کے لیے جو پروگرام اور جو لائحۂ عمل قرآن مجید تجویز کرتا ہے اس کا اوّل و آخر صلوٰۃ ہے۔ قرآن حکیم نے سورۃ المومنون کی مذکورہ بالا آیات میں آغاز میں بھی نماز کا ذکرکیا ہے اور اختتام پر بھی نماز ہی کا ذکر ہے۔یہ بات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی درج ذیل تین احادیث سے مزید واضح ہو جاتی ہے کہ اسلام کا نقطۂ آغاز نماز ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

((إِنَّ بَيْنَ الرَّجُلِ وَبَيْنَ الشِّرْكِ وَالْكُفْرِ تَرْكَ الصَّلَاةِ)) (۳۰)

''بے شک کفر و شرک اور بندے کے درمیان نماز چھوڑ دینے کا معاملہ حائل ہے''۔

یعنی اسلام اور کفر کے مابین امتیاز نماز ہی سے قائم ہوتا ہے۔لہٰذا جو شخص نماز ادا کرتا ہے، اس کو مسلم کہا جائے گا، اور جو نماز کی ادائیگی نہیں کرتا، وہ گویا عملی اعتبار سے کفر و شرک کی سرحد میں داخل ہو جاتا ہے۔چنانچہ کسی عمارت کی درمیانی اور اہم شے جس کا عمود ہوتی ہے جس پر چھت کھڑی ہوتی ہے' اسے ستون کہا جاتا ہے ۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

((اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْنَ))(۳۱)

''نماز دین کا ستون ہے''

پھر یہ کہ دین کی بلند ترین حقیقت کے بارے میں واضح ہے کہ :

((الصلوۃ معراج المومنین)) (۳۲)

'' نماز مؤمنین کے لیے معراج کا درجہ رکھتی ہے''

تو گویا کہ ابتداء بھی اہم، درمیانی عمود بھی ،اور چوٹی بھی۔ ان تمام مرحلوں مینیہ بات واضح ہے کہ نماز دین کی اہم ترین شے ہے۔اگر اس بات کی مزید وضاحت کی جائے تواسے یوں تعبیر کیا جاسکتا ہے کہ اگر انسان کی سیرت سازی کو ایک شہر سے تشبیہہ دی جائے تو اس کے گردا گرد جو فصیل کھینچی ہوئی ہے وہ نماز ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ اس پہلو سے بھی اگر دیکھا جائے تو نماز کو اگر کوئی شخص اپنی زندگی میں قائم کر لے تو اس کی زندگی گویا کہ ایک حصار میں آ جاتی ہے' ایک کھونٹے سے بندھ جاتی ہے۔ پھر اس کے سارے پروگرام اس نماز کے حوالے سے طے ہوں گے' اس کی *appointments*اگر ہوں گی تو نماز کے اوقات کو مدّنظر رکھ کر ہوں گی' اس کے شب و روز کے معمولات میں فیصلہ

کن چیز نماز ہو گی لہٰذا پوری انسانی زندگی کو شکنجہ میں کس لینے والی شے نماز ہے۔
حاصل یہ کہ انسان کی سیرت و کردار کی تعمیر کے ضمن میں ایک اساسی پروگرام قرآن حکیم ہمیں دیتا ہے ' اس پروگرام کا جزوِ اوّل، جو اس لائحۂ عمل کا اہم ترین جزو ہے، صلوٰۃ ہےکیونکہ سورۃ المومنون کی مذکورہ بالا آیات میں اولاً بھی صلوٰۃ کا ذکر آیا اور اختتام بھی صلوٰۃ پر ہوا۔ نیز صلوٰۃ کی محافظت پر بہت زیادہ زور دیا گیاہے اور خشوع و خضوع کی طرف بھی توجہ دلائی گئی۔ ان تمام چیزوں کو جمع کر لیا جائے تو اس سے اقامتِ صلوٰۃ کی اصطلاح وجود میں آتی ہے۔اور اقامت صلوٰۃ درحقیقت یہی ہے کہ نماز کو اس کے تمام آداب و شرائط کے ساتھ مداومت اور محافظت کے ساتھ پڑھا جائے،اور اس کی باطنی روح یعنی خشوع و خضوع کی بھرپور رعایت رکھی جائے۔ اگر کوئی بندہ مومن مذکورہ بالا صفات کے ساتھ نماز کو قائم کرے گا تو حقیقی فلاح کا مستحق قرار پائے گا۔

اعراض عن اللغو اور تعمیر سیرت:

مومنین کی سیرت و کردار کے حوالہ سے لغو باتوں سے احتراز کو خاص دخل ہے۔ ایک مومن کامل اپنے وقت کو کسی لایعنی اور فضول کام میں ضائع نہیں کرتا، اس کے نزدیک وقت ایک قیمتی متاع اور سرمائے کی حیثیت رکھتا ہے، اور وہ ہمیشہ اپنے وقت کو بامقصد اور مفیدکاموں میں استعمال کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن مجید نے سورۃ المومنون کی زیر بحث آیات میں اعراض عن اللغو کو مومن کامل کی صفت قرار دیا ہے۔ چنانچہ تفسیر بیان القرآن میں ڈاکٹر اسرار احمدؒ اسی بات کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''یعنی ان کا دوسرا وصف ہے بے کار باتوں سے احتراز کرنا' بچنا' دامن بچائے رکھنا۔لغو سے مراد گناہ یا معصیت کا کام نہیں'بلکہ ہر ایسا عمل یا کام ہے جو بے فائدہ اور فضول ہو۔ جیسے لوگ محفل جما کر تاش کھیلتے ہیں اور وقت کو ایسے ضائع کرتے ہیں جیسے یہ کوئی بوجھ *(liability)* ہو اور اسے سر سے اتارپھینکنا نا گزیز ہو۔ انہیں احساس نہیںہو تاکہ یہ وقت ہی تو انسان کا سب سے بڑا سرمایہ *(asset)* ہے۔ اس وقت سے فائدہ اٹھا کر ہی انسان اپنی عاقبت کو سنوار سکتا ہے اور جوں جوں اس وقت کو فضول میں ضائع کرتا ہے وہ گویا اپنی عاقبت کو ضائع کرتا ہے۔ اس آیت میں مؤمنینِ صادقین کی یہ صفت بیان کی گئی ہے کہ وہ مہلتِ زندگی کو اپنا قیمتی سرمایہ سمجھتے ہیں۔ انہیں زندگی میں ایک ایک لمحے کی اہمیت کا احساس ہوتا ہے۔ وہ جانتے ہیں کہ صرف ایک دفعہ ''سبحان اللہ'' کہنے سے اللہ کے ہاں ان کے

درجات کس قدر بلند ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ وہ اپنا وقت فضول اور بے مقصد مصروفیات میں ضائع نہیں کرتے ۔ وہ زندگی کے ایک ایک لمحے سے فائدہ اٹھاتے ہیں اور اسے اپنی شخصیت کی تعمیر اور آخرت کے اجر و ثواب کے حصول کے لیے صرف کرتے ہیں۔''(۳۳)

چنانچہ معصیت میں وقت لگانا تو گناہ ہے ، اور اس سے بچنا بھی ضروری ہے، مگر اپنے وقت کو کسی ایسے کام میں لگانا جس کا کوئی دینی یا دنیاوی نفع نہ ہو،اگرچہ معصیت اور گناہ کی تعریف اس پر صادق نہ بھی آتی ہو مگر بہرحال مومن کو زیبا نہیں۔ اور فلاح یافتہ مومن بننے کے لئے ضروری ہے کہ اپنے وقت کوکسی ایسے کام میں صرف نہ کیا جائے جس کا کوئی دینی یا دنیاوی نفع نہ ہو۔

حدیث رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں اعراض عن اللغو کو مومن کامل کے ایمان کا حسن قرار دیا گیا ہے۔چنانچہ تفسیر معارف القرآن میں مفتی محمد شفیعؒ مومنین کے مذکورہ بالا وصف کے بارے میں تفسیر بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''مومن کامل کا دوسرا وصف، لغو سے پرہیز کرنا ہے { والَّذِيْنَ ہُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ} لغو کے معنے فضول کلام یا کام جس میں کوئی دینی فائدہ نہ ہو ۔ لغو کا اعلیٰ درجہ معصیت اور گناہ ہے جس میں فائدہ دینی نہ ہونے کے ساتھ دینی ضرر و نقصان ہے اس سے پرہیز واجب ہے اور ادنیٰ درجہ یہ ہے کہ نہ مفید ہو نہ مضر، اس کا ترک کم از کم اولیٰ اور موجب مدح ہے حدیث میں رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)نے فرمایا:

((من حسن اسلام المرء ترکہ مالا یعنیہ))

یعنی انسان کا اسلام جب اچھا ہوسکتا ہے جبکہ وہ بے فائدہ چیزوں کو چھوڑ دے۔ اسی لئے آیت میں اس کو مومن کامل کی خاص صفت قرار دیا ہے۔''(۳۴)

مذکورہ بالا تفسیر سے واضح ہوا کہ لغو اور بے فائدہ کام کے دور درجے ہیں، اعلی درجہ معصیت اور گناہ کا ہے، جو ہر حال میں قابل ترک ہے، جبکہ ادنی درجہ وہ ہے جس میں کوئی دینی یا دنیاوی نفع نہ ہو۔ ایسے کام کو چھوڑ دینا بہتر بھی ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث مبارکہ کے مطابق قابل ستائش بھی ہے۔ اور ایک مومن کامل کی صفت یہی ہے کہ وہ لغو کاموں کی مذکورہ بالا دونوں صورتوں سے اجتناب کرے۔یہی اس کے ایمان کا حسن ہے اور اس کے لئے فلاح و کامیابی کی ضمانت ہے۔

مومن کامل اور اعراض عن اللغو ایک دوسرے کے لئے متضاد کی حیثیت رکھتے ہیں۔

چنانچہ ایک مومن کامل نہ صرف لغویات سے اعراض برتتا ہے، بلکہ کسی ا یسا محفل یا مجلس جس میں کوئی لایعنی اور بے فائدہ کام ہوتا نظر آئے، مہذب طریقے سے اس سے کترا کر نکل جاتا ہے۔ اس کی حتی الامکان کوشش ہوتی ہے کہ اپنے آپ کو اس قسم محافل و مجالس سے دور رکھے۔

زکوٰۃ کے ذریعہ تعمیر سیرت:

زکوٰۃ کا لفظ سن کر عام طور پر ذہن میں ایک خاص مفہوم آتا ہے، یعنی مال کا چالیسواں حصہ جو مال کی ایک خاص مقدار پر سال گزر جانے کے بعد صاحب مال پر شریعت کی طرف سے فرض کیا گیا ہے۔یہ زکوٰۃ کا اصطلاحی معنی ہے۔جبکہ زکوٰۃ کا لغوی معنی ''پاک کرنا۔'' ہے۔سورۃ المومنون کی ابتدائی آیات میں یہ لفظ اسی لغوی معنی میں استعمال ہوا ہے، چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''{وَالَّذِيْنَ هُمْ لِلزَّكٰوةِ فٰعِلُوْنَ } (۳۵)

''اور وہ جو ہر دم اپنے تزکیے کی طرف متوجہ رہنے والے ہیں۔''

یعنی فلاح یافتہ مومنین کی ایک صفت یہ بھی ہے کہ وہ ہمہ وقت اپنے تزکیہ نفس کی طرف متوجہ رہتے ہیں۔ مفسرین کرام نے اس موقع پر زکوٰۃ کو اسی لغوی معنی میں لیا ہے۔ چنانچہ ڈاکٹر اسرار احمد آیت بالا کی تفسیر کرتے ہوئے تفسیر بیان القرآن میں لکھتے ہیں:

یہ کامیاب وبامراد اہل ایمان کا تیسرا وصف بیان ہوا۔ یہاں ''زکوٰۃ'' کا لفظ اصطلاحی معنی میں نہیں بلکہ اپنے لغوی معنی میں آیا ہے اور اس سے مراد تزکیۂ نفس ہے۔ اس لیے کہ یہ ابتدائی مکی دور کی سورت ہے اور اُس وقت تک زکوٰۃ ادا کرنے کا ابھی کوئی تصور نہیں تھا۔ ویسے بھی قرآن حکیم میں زکوٰۃ کے ساتھ عموماً لفظ ''ایتاء'' آتا ہے۔ چنانچہ آیت کا مفہوم یہ ہے کہ اللہ کے مؤمن بندے ہمہ وقت' ہمہ تن اپنے نفس کے تزکیے کے لیے کوشاں اور اپنے دامن کے داغ دھبے دھونے کے بارے میں فکر مند رہتے ہیں۔''(۳۶)

اس مقام پر زکوٰۃ کا لفظ اپنے لغوی معنی میں استعمال کیا گیا ہے۔ اور اس پر قرینہ یہ ہے کہ یہ سورۃ مکی دور کے ابتداء میںنازل ہوئی۔ اور اس وقت تک زکوٰۃ کی ادائیگی فرض نہیں ہوئی تھی۔ لہذا اس مقام پر زکوٰۃ کو اصطلاحی معنی میں نہیں لیا جاسکتا۔

خلاصہ یہ کہ تعمیر سیرت میں زکوٰۃکی ادائیگی کو بھی دخل ہے۔ جس کے مفہوم میں زکوٰۃ مفروضہ کی ادائیگی اور انفاق فی سبیل اللہ کے ساتھ ساتھ نفس کا تزکیہ بھی شامل ہے۔اور

نفس کے تزکیہ کے لئے مال کی محبت کو ختم کرنا لازم ہے۔مال کی محبت کو ختم کرنے کے لئے ضروری ہے کہ بندہ مومن زکوٰۃ مفروضہ کے ساتھ ساتھ اپنے مال کا بہترین حصہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرے، تاکہ اس کے دل سے مال کی محبت جاتی رہے، اور اس کا نفس دنیا کی محبت سے خالی ہو جائے۔

حوالہ جات

(۱) ڈاکٹر اسرار احمد ،تحریک جماعت اسلامی ایک تحقیق مطالعہ، انجمن خدام القرآن ،لاہور، طبع ششم،2005ء ص 37۔

(۲) رافعۃ الجبین، ڈاکٹر اسرار احمدؒ شخصیت اور دینی خدمات، مرکزی انجمن خدام القرآن، لاہور،2016ء، ص 15۔

(۳) ڈاکٹر اسرار احمد شخصیت اور دینی خدمات،رافعۃ الجبین،ص16,17۔

(۴) حوالہ بالا۔

(۵) ڈاکٹر اسرار احمد، استحکام پاکستان، مرکزی انجمن خدام القرآن، لاہور، 2006ء2ص 42۔

(۶) ڈاکٹر اسرار احمد شخصیت اور دینی خدمات،رافعۃ الجبین،ص 18۔

(۷) حافظ انجینئر نوید احمد، ڈاکٹر اسرار احمد اور تنظیم اسلامی ایک تعارف، انجمن خدام القرآن سندھ کراچی، 2011ء ص 17۔

(۸) عزم تنظیم۔

(۹) حوالہ بالا۔

(۱۰) حوالہ بالا۔

(۱۱) ڈاکٹر اسرار احمد، تنظیم اسلامی کی دعوت، مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور، طبع ششم،2009ء ص ۶۔

(۱۲) ڈاکٹر اسرار احمد اور تنظیم اسلامی ایک تعارف، نوید احمد، ص 20۔

(۱۳) حوالہ بالا۔

(۱۴) حافظ انجینئر نوید احمد، میثاق، لاہور، شمارہ 5مئی 2010ء ص 81۔

(۱۵) ڈاکٹر اسرار احمد اور تنظیم اسلامی ایک تعارف، نوید احمد، ص 20۔

(۱۶) تعارف تنظیم اسلامی، ۱۲،۱۳۔

(۱۷) ڈاکٹر اسرار احمد، دعوت رجوع الی القرآن کا منظر و پس منظر، مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور، 1990ء، ص 160۔
(۱۸) ایضاً، ص ۲۴۴۔
(۱۹) ڈاکٹر اسرار احمد، تنظیم اسلامی کی دعوت، ص 9۔
(۲۰) دعوت رجوع الی القرآن کا منظر و پس منظر،ڈاکٹر اسرار احمد، ص 23۔
(۲۱) حافظ انجینئر نوید احمد، ڈاکٹر اسرار احمد حالات زندگی اور خدمات دینی، میثاق (ماہنامہ) لاہور، جلد59، شمارہ
5مئی 2010ء ص 90،88۔
(۲۲) ڈاکٹر اسرار احمد شخصیت اور دینی خدمات،رافعۃ الجبین،ص 36۔
(۲۳) ایضاً، ص ۳۶۔
(۲۴) مرکزی تعلیم و تحقیق ،وفات محترم بانی تنظیم (ماہنامہ) میثاق، لاہور، ص 59، شمارہ 2010ء ص 177۔
(۲۵) المومنون:۱ تا ۱۱۔
(۲۶) مسلم بن الحجاج القشیری،ابو الحسین،مسلم، صحیح مسلم،۱٫۱۴۵،دار احیاء التراب العربی ،بیروت۔
(۲۷) احمد ابن حنبل، مسند احمد بن حنبل،۱۵٫۴۸۳۔
(۲۸) البقرۃ:۱۵۳۔
(۲۹) سلیمان ابن اشعث السجستانی، ابو دائود، سنن ابو دائود، ۲٫۳۵،مکتبۃ العصریہ، بیروت۔
(۳۰) مسلم، صحیح مسلم، ۱٫۸۸۔
(۳۱) احمد بن حسین، ابوبکر البیہقی،شعب الایمان،۴٫۳۰۰،مکتبۃ الرشد للنشر والتوزیع، ریاض۔
(۳۲) سیوطی،مصباح الزجاجۃ شرح ابن ماجہ،۱٫۳۱۳،قدیمی کتب خانہ،کراچی۔
(۳۳) ڈاکٹر اسرار احمد، بیان القرآن، ج ۵، ص ۱۶۶۔
(۳۴) مفتی محمد شفیع ، معارف القرآن، جلد ۶، ص ۲۹۷۔
(۳۵) المومنون:۴۔

(۳۶) ڈاکٹر اسرار ا حمد، بیان القرآن، ج۵، ص ۱۶۶۔

مصادر و مراجع

(۱) القرآن الکریم۔

(۲) ابن کثیر، اسماعیل بن عمر بن کثیر، ابو الفداء، دار طیبۃ للنشر والتوزیع،۱۹۹۹ء۔

(۳) ابن ماجہ ،ابوعبداللہ محمد بن یزد القزوینی،سنن ابن ماجہ،دار السلام للنشر والتوزیع ،الریاض۔

(۴) ابو دائود، سلیمان بن الاشعث السجستانی، سنن ابی دائودالمکتبۃ العصریۃ، صیدا ،بیروت ۔

(۵) احمد بن حنبل، احمد بن حنبل الشیبانی، ابو عبداللہ،مسند احمد بن حنبل،موسسۃ قرطبہ، قاہرہ۔

(۶) احمد بن شعیب، ابو عبدالرحمن، النسائی، سنن نسائی،مکتب المطبوعات الاسلامیہ،حلب، شام۔

(۷) اردو جامع انسائیکلو پیڈیا۔

(۸) اردو جامع انسائیکلو پیڈیا۔

(۹) السیوطی، جلال الدین عبدالرحمن بن ابی بکر، الاتقان فی علوم القرآن، مکتبۃ الصفا قاہرہ، طبع اولی۔

(۱۰) المکتبۃ الشاملۃ۔

(۱۱) امام ترمذی،محمد بن عیسی بن سَوْرة بن موسی بن الضحاک، الترمذی، أبو عیسی،سنن ترمذی۔

(۱۲) امام حاکم، محمد بن عبداللہ، ابو عبداللہ ،مستدرک علی الصحیحین،دار الکتب العلمیہ ، بیروت،۱۹۹۰ء۔

(۱۳) بخاری، محمد بن اسماعیل، ابو عبداللہ، صحیح البخاری، دارالشعب، قاہرہ،۱۹۷۸ء۔

(۱۴) بلوچ، عبدالعزیز،مفسرین عظام اور ان کی تفسیری خصوصیات۔

(۱۵) بیہقی، احمد بن حسین ، شعب الایمان،مکتبۃ الرشد للنشر والتوزیع، ریاض۔

(۱۶) جمال الدین ، ابو الفرج،المنتظم فی تاریخ الملوک والامم،دارالکتب العلمیہ، بیروت۔

(۱۷) جونا گڑھی، مولانا محمد جونا گڑھی،ترجمہ تفسیر ابن کثیر، مکتبہ قدوسیہ،

لاہور،۲۰۰۶ء۔

(۱۸) حافظ انجینئر نوید احمد، ڈاکٹر اسرار احمد اور تنظیم اسلامی ایک تعارف، انجمن خدام القرآن سندھ کراچی۔

(۱۹) دستور تحریک خلافت پاکستان ترمیم شدہ، تحریک خلافت پاکستان ،لاہور۔

(۲۰) دستور تنظیم اسلامی ترمیم شدہ۔

(۲۱) ڈاکٹر اسرار احمد کے دروس قرآن و خطابات پر مشتمل آڈیو/ویڈیو کیسٹس ، سیڈیز ، مکتبہ خدام القرآن، لاہور۔

(۲۲) ڈاکٹر اسرار احمد ،تحریک جماعت اسلامی ایک تحقیق مطالعہ، انجمن خدام القرآن ،لاہور۔

(۲۳) ڈاکٹر اسرار احمد، استحکام پاکستان، مرکزی انجمن خدام القرآن، لاہور، 2006ء۔

(۲۴) ڈاکٹر اسرار احمد، تفسیر بیان القرآن، انجمن خدام القرآن، پشاور۔

(۲۵) ڈاکٹر اسرار احمد، تنظیم اسلامی کی دعوت، مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور۔

(۲۶) ڈاکٹر اسرار احمد، حساب کم و بیش اور گزارش احوال واقعی، مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور۔

(۲۷) ڈاکٹر اسرار احمد، دعوت رجوع الی القرآن کا منظر و پس منظر، مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور، 1990ء۔

(۲۸) ڈاکٹر اسرار احمد، عزم تنظیم۔

(۲۹) ڈاکٹر اسرار احمد، مطالعہ قرآن حکیم کا منتخب نصاب، مرکزی انجمن خدام القرآن۔

(۳۰) ڈاکٹر اسرار احمد،اسلام کی نشاۃ ثانیہ، کرنے کا اصل کام۔

(۳۱) ڈاکٹر اسرار احمد،جہاد بالقرآن اور اس کے پانچ محاذ۔

(۳۲) ڈاکٹراسرار احمد،شیخ الہند اور تنظیم اسلامی،مرکزی انجمن خدام القرآن، 2013ء۔

(۳۳) رافعۃ الجبین، ڈاکٹر اسرار احمدؒ شخصیت اور دینی خدمات، مرکزی انجمن خدام القرآن، لاہور،2016ء۔

(۳۴) سالانہ رپورٹ مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور۔

(۳۵) سید ابو الاعلی مودودی، تفہیم القرآن، ادارہ ترجمان القرآن، لاہور۔

(۳۶) طبرانی،سلیمان بن أحمد بن أیوب بن مطیر اللخمی الشامی، أبو القاسم، المعجم الکبیر،

الجزء۔

(۳۷) عبداللہ بن مبارک، ابو عبداللہ،الزہد والرقائق لابن المبارک،دارالکتب العلمیہ، بیروت۔

(۳۸) عبداللہ بن محمد، ابو بکر، ابن ابی شیبہ، مصنف ابن ابی شیبہ،مکتبۃ الرشد، ریاض۔

(۳۹) علاء الدین علی بن حسام، کنز المال فی سنن الاقوال والافعال،موسسۃ الرسالۃ، ۱۹۸۱ء۔

(۴۰) فقیر محمد،اصول تفسیر و تاریخ تفسیر۔

(۴۱) فیروز سنز اردو انسائیکلو پیڈیا،۲۹۔

(۴۲) مالک بن انس، امام مالک، موطا امام مالک،دار احیاء التراث العربی، بیروت، ۱۹۸۵ء۔

(۴۳) ماہنامہ حکمت قرآن، لاہور۔

(۴۴) محمد بن عبداللہ التبریزی، مشکاۃ المصابیح،رقم الحدیث،المکتب الاسلامی، بیروت، ۱۹۸۵ء۔

(۴۵) محمد بن عبداللہ، ابو عبداللہ،مشکاۃ المصابیح،المکتب الاسلامی، بیروت۔

(۴۶) محمد بن محمد الردوانی، جمع الفوائدمن جامع الاصول و مجمع الزوائد،مکتبہ ابن کثیر، بیروت۔

(۴۷) محمد فاروق قریشی ،مولانا ابوالکلام آزاد اور قوم پرست مسلمانوں کی سیاست،تخلیقات، لاہور، ۱۹۹۷ء۔

(۴۸) مسلم، مسلم بن الحجاج القشیری، ابو الحسین، دارالجیل ،بیروت۔

(۴۹) مکتبہ جبرئیل۔

(۵۰) مودودی،سید ابو لاعلی، ابو الاعلی، تفہیم القرآن،ادارہ ترجمان القرآن لاہور،ستمبر ۲۰۱۳۔

(۵۱) مولانا آزاد نے پاکستان کے بارے میں کیا کہا؟

(۵۲) ہیثمی، نور الدین علی بن ابی بکر الہیثمی، مجمع الزوائد، دارالفکر ،بیروت۔

(۵۳) مفتی محمد شفیع، تفسیر معارف القرآن، دارالاشاعت ، کراچی۔

(۵۴) www.jamaat.org

(۵۵) www.tanzeem.org

(۵۶) www.tafheemulquran.net

Biblography

Munawar, Syed Ali Shah, Awan, Abdul Ghafoor (2017). Importance of the study of "Seerat" in Text books of Public Educational Institutions of Punjab, *Global Journal of Management, Social Sciences and Humanities, Vol.3* (4):230- 51.

Awan, Abdul Ghafoor, Jamil Ahmad (2017). Concept of Spiritualism of Peer Syed Ghulam Naseeruddin Naseer Gilani of Golara Sharif, *Global Journal of Management, Social Sciences and Humanities, Vol 3* (3):14-35.

Javeria Tehseen, Awan, Abdul Ghafoor (2017). Critical analysis of the literature relating to three divoces in one sitting*, Global Journal of Management, Social Sciences and Humanities, Vol .3* (3):71-84

Amjad Ali, Awan, Abdul Ghafoor (2017). Comparative study of Khutbat-e-Madaras and Muhazirat-e-Seerat, *Global Journal of Management, Social Sciences and Humanities, Vol 3* (3): 153-189.

Misbah Tehseen, Awan, Abdul Ghafoor (2017). Benefits of Marriage Life in Islam in the light of "Bahara-e-Shariat" and "Bahashti-i-Zaver",*Globa Journal of Management, Social Sciencces and Humanities, Vol 3* (3):106-135

Saima Rashid, Soubia Khan, Awan, Abdul Ghafoor (2018). Great saints of Multan and history of their shrines and their social importance, *Global Journal of Management, Social Sciences and Humanities, Vol 4* (2):223-245

Awan, Abdul Ghafoor, Imran Ansari (2017). Specific study of Essays relating to Hazrat Jabir Bin Abdullah, *Global Journal of Management, Social Science and Humanities, Vol.3* (3):39-56.

CONTRIBUTION OF AUTHORS AND CONFLICT OF INTEREST

This research work was carried between collaboration of two authors.

Author 1: Misbah Noureen is an M.Phil scholar at Department of Islamic Studies, Institute of Southern Punjab. She designed the study, collected relevant material and analyzed it. She also wrote first draft of the manuscript under the supervision of author 2.

Author 2: Prof. Dr. Abdul Ghafoor Awan has his first Ph.D in Economics from Islamia University of Bahawalpur-Pakistan and second Ph.D in Business Administration from University of Sunderland, U.K. He contributed in this research paper by way of guiding author first about selection of title, collection of relevant material and analytical techniques. He edited and gave final shape to the manuscript. He has so far supervised 266 students of MS and M.Phil in different disciplines In order to know about his fields of research please look at his Web of Science Researcher ID ▯ M-9196 2015 or his Profile at Google scholar.

Both authors read the manuscript carefully and declared no conflict of interest with any person or institution.